# خنجرِ رضا
# براستِ میثم رضا

بجواب: ساجد خان دیوبندی کا کفریہ عقیدہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں جھوٹ بولا ہے )

(اس میں میثم کے علامہ ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ اور علامہ ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ کے خلاف اپنے تازہ رسالے میں لکھے گئے مضامین کا منہ توڑ جواب دیا گیا ہے۔ نیز علامہ صاحب اور مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کے متعلق ایک جھوٹ کی قلعی بھی کھولی گئی ہے )

از ماسٹر احمد رضا خان قادری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ذی وقار! بچپن میں ایک لطیفہ سنا تھا کہ ایک آدمی کو روز سونے سے پہلے اس کی بیوی دس جوتے مارتی ایک دن بیوی میکے چلی گئی تو وہ نامراد پڑوسی کے گھر گیا اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا پڑوسی بیچارے گھبرا کر باہر نکلے تو اس رن مرید نے کہا کہ ناراض نہ ہونا یہ جوتا پکڑیں اور دس جوتے گن کر میری کمر پر ماردیں مجھے نیند نہیں آرہی۔

کچھ یہی حال احمد رضا خان بریلوی کی طرف سے ''رجسٹرڈ شدہ ملعون میثم رضا قادری'' کا ہے۔کافی سال پہلے ''سیف حق'' پھر ''قہر حق'' اس کے بعد ''سوط الحق'' کے نام سے ان کی بدمعاشیوں اور بے حیائیوں کا منہ توڑ جواب دیا گیا جس کے جواب الجواب سے یہ بے حیا قوم آج تک عاجز ہے۔جواب کا وعدہ کرنے کے بعد بالآخر رسالہ ہی بند کردیا مگر اب اچانک چند سال بعد پھر اس باسی کڑے میں ابال آیا اور رسوائے زمانہ سوقیانہ بدبودار ''بریلی نامہ'' ایک دفعہ پھر شایع کردیا گیا۔

اس بدبونامے میں ایک مضمون حضرت مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ کے خلاف نظر سے گزرا جو ''دفاع اہل السنۃ گروپ'' میں بھیجا گیا سوشل میڈیا پر بھی نظروں سے گزرا۔سوچا اس کا مختصر جواب دیتا چلوں۔

مضمون کا مختصر و اصولی جواب تو ہم خود اس رجسٹرڈ شدہ ملعون کے اصول سے اول ہی دے دیتے ہیں چنانچہ موصوف کے مظہر شیطان (یعنی احمد رضا خان) حشمت علی رضوی لکھتا ہے:

''لہٰذا ابراۃ الابرار کتاب ساری کی ساری مردود و نامعتبر ہوگئی کیونکہ مشرکوں کی تصنیف ہے''۔

(الصوارم الہندیہ۔ص:۱۵۵)

اس اصول کو سامنے رکھ کر اب ذرا میثم پر اس کے ابا جان احمد رضا خان کے فتوؤں کی ایک مختصر فہرست ملاحظہ فرمائیں۔اس رسالہ کا مدیر اور مسلم کتابوی کا کتب فروش میثم عباس رضوی اللہ پاک کے پیارے نبی کریم ﷺ کی محبوب سنت ''داڑھی مبارک'' سے بالکل محروم ہے اور یہودیوں عیسائیوں انگریزوں اور عورتوں کی طرح اس کا چہرہ صفا چٹ ہے اب ذرا ایسے آدمی کی حقیقت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رضاخانیوں کے پیر و مرشد احمد رضا خان بریلوی کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

**جدول ان سزاؤں وعیدوں مذمتوں کی جو داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات و احادیث ونصوص مذکورہ سے ثابت ہیں**

۱۔اللہ ورسول کا نافرمان ہیں ۲۔شیطان لعین کے محکوم ہیں ۳۔سخت احمق ہیں ۴۔اللہ ان سے بیزار ۵۔رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں ۶۔رسول اللہ ﷺ کو ایسی صورت دیکھنے سے کراہت آتی ہے ۷۔یہودی صورت ہیں ۸۔نصرانی وضع ہیں فرنگیوں سے مشابہ ہیں ۹۔مجوس کے پیرو ہیں ۱۰۔ہندوؤں کی صورت مشرکین کی سیرت ہیں ۱۱۔مصطفی ﷺ کے گروہ سے نہیں ۱۲۔انہیں اپنے ہم صورتوں نصاری و یہود و مجوس و ہنود کے گروہ سے ہیں ۱۳۔واجب التعزیر ہیں شہر بدر کرنے کے قابل ہیں ۱۴۔مبدلین فطرت ہیں مغیر خلق اللہ ہیں ۱۵۔زنانے مخنث ہیں ۱۶۔خدا کے عہد شکن ہیں ۱۷۔ذلیل وخوار ہیں ۱۸۔گھنونے قابل نفرت ہیں ۱۹۔مردود الشہادت ہیں ۲۰۔پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے ۲۱۔ہلاکت میں ہیں مستحق بربادی ہیں ۲۲۔دین کے بے بہرہ آخرت میں بےنصیب ہیں ۲۳۔عذاب الٰہی کے منتظر ہیں ۲۴۔اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومبغوض ہیں ۲۵۔صبح ہیں تو اللہ کے غضب میں شام ہیں تو اللہ کے غضب میں ۲۶۔قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی ۲۷۔اللہ ورسول کے ملعون ہیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں اللہ وملائکہ وبشر سب کی ان پر لعنت ہے فرشتوں نے ان کی لعنتی ہونے پر آمین کہیں ۲۸۔اللہ تعالی ان پر نظر رحمت نہ فرمائے گا ۲۹۔وہ بہشت میں نہ جائیں گے ۳۰۔اللہ عزوجل انہیں جہنم میں ڈالے گا۔

(لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی۔ص:60-58۔مکتبہ فیضان مدینہ کراچی)

**اندازہ لگائیں جس مخنث زنانہ سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ بیزار ہوں ،صبح شام اللہ کے غضب میں گرفتار ہو جس پر اللہ نے لعنت کی ہو اور اس لعنت پر فرشتوں اور ساری مخلوق نے آمین کہی ہو ایسے قطعی لعنتی کو آج**

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

**رضاخانیوں نے اپنا قائد بنایا ہوا ہے۔حنیف قریشی تبسم شاہ،یوسف رضوی قصائی،خرم رضا،تم لوگوں کو کیا اپنے مذہب کی دلالی کیلئے کوئی مرد بھی اب میسر نہیں؟**

حشمت علی رضوی کا اصول یاد رکھیں ''تصنیف اگر مشرک کی ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں'' نیز اس میثم کے رسالہ میں ہے:

حشمت علی رضوی بھگوڑا استاذ المغلطات لکھتا ہے:

''مولویان وہابیہ دیوبندیہ خود اپنے ہی عین اسلام تقویت الایمان کے فتوے سے مشرک و کافر ہو گئے لہذا براۃ الابرار کتاب ساری کی ساری مردود و نامعتبر ہوگئی''۔(کلمہ باطل ش۹ ص۵)

اسی اصول کے تحت حشمت علی خان کی اس کُھسرِی میثم رضوی کی طرف سے الحق کے خلاف شائع شدہ تمام مواد مردود و نامعتبر ہوگیا کہ جب میثم خود مردود ملعون معذّب ہے مردود الشہادت ہے تو اس کے کسی لٹریچر کا کیا اعتبار؟ کہ یہودی،عیسائی،ملعون مخنث،کی تصانیف ولٹریچر ہے۔

یہ تو تھا اصولی جواب اب آئے اس کی بکواسات کا تفصیلی جائزہ۔

میثم رضوی اپنے رسالے میں ص 33 پر لکھتا ہے:

'' اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں (من اصدق من اللہ حدیثاً) ترجمہ یہ کیا اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی''۔

میثم رضوی نے واو لکھی نہیں لیکن ترجمہ کر دیا۔بہرحال آگے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں:

''ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ اسی آیت کے مطابق ہے کہ اللہ کریم سے سچا کوئی نہیں''۔

یہ میثم رضوی نے بہت بڑا جھوٹ اور فراڈ کیا کیونکہ دراصل عقیدہ علماء بریلویہ کا یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور بولتا ہے''۔وہ اسطرح کہ غلام رسول سعیدی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب میں امام رازی کے حوالے سے لکھا:

''خلفِ وعید کو جائز رکھنا کذب کو جائز رکھنا ہے۔اور جس نے اللہ تعالیٰ پر کذب جائز رکھا اس نے کفر کے قریب قول کیا''۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(توضیح البیان ص 331)

دوسری جگہ سعیدی لکھتا ہے:

" آیات وعید اصرار عدم توبہ یا عدم عفو یا مشیت کے ساتھ عنداللہ مقید ہیں ۔یعنی جس آیت میں گنہگار کو ضرور عذاب دونگا اگر معاف کردوں یا اگر چاہوں تو یا اگر وہ توبہ نہ کرے ۔معصیت پر مصر رہے پس اب اگر اسکو معاف کر کے عذاب نہ دے تو اسکے کلام کا خلاف لازم نہیں آیا البتہ ظاہری اور صوری طور پر خلف وعید ہے" کہا گیا"۔

(توضیح البیان ص 324)

**تبصرہ:** اس عبارت میں غلام رسول سعیدی نے واضح کر دیا کہ خلف وعید یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ معاف کرنا چاہے تو کرسکتا ہے یہ ظاہری طور پر خلف وعید ہے اور امام رازی کے بقول خلف وعید ہی کذب ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ نے جن گناہ گاروں کو معاف کر دیا جن کو عذاب دینا تھا بقول سعیدی وہ ظاہری طور پر" اللہ کا کذب ہوا" اور یہی خلف وعید ہے ۔اب پیش کرتا ہوں ان علماء بریلویہ کی عبارات، جو خلفِ وعید کے قائل ہیں ۔

1: احمد سعید کاظمی لکھتے

" بیشک مسئلہ خلفِ وعید میں بعض علماء جانب جواز گئے"

(مقالات کاظمی جلد 234)

2: مولوی جلال الدین احمد لکھتا ہے

" بے شک مغفرت مشرکین تحت قدرت باری تعالیٰ ہے" ۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد 1 ص 234)

3: علامہ نقی علی لکھتا ہے

"حتیٰ کہ اہل سنت کے مذہب کفر کا بخشا جانا عقلاً جائز ہے"

(انوار جمال مصطفیٰ ص 368)

4: مولوی صدر الوری مصباحی لکھتے ہیں

"مطیع کو ثواب اس کا فضل واحسان اور گنہگار کو عذاب دینا اس کا عدل ہے اگر معاملہ الٹ ہو جائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یعنی مطیع کو کو عذاب میں ڈالے اور گنہگار کو ثواب دے تو بھی اس کے لئے برا نہیں"

(جمع الفوائد شرح العقائد ص 56)

5: غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

اگر وہ تمام کفار پر انعام فرمائے اور ان کو جنت میں داخل کر دے تو وہ مالک (یعنی کرسکتا ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے اور اسکی خبر صادق ہوتی ہے کہ وہ ایسا نہیں کریگا۔

(شرح مسلم جلد ص 653)

امام رازی کا حوالہ گزر چکا ہے کہ خلفِ وعید کو جائز رکھنا امکان کذب کو جائز رکھنا ہے۔ اب بات واضح ہوگئی کہ علماء بریلویہ خلف وعید کو جائز رکھ کر امکان کذب باری تعالیٰ کے قائل ہوئے۔

# دوسرا پہلو!!!

اب دوسرے پہلو سے میں ثابت کرتا ہوں کہ علماء بریلویہ کذب باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔
مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

"انبیاء کرام کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے"۔

(تفسیر نعیمی جلد 1 صفحہ 72)

دوسری جگہ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

"اور قرآنی آیات اور متواتر روایات جن سے ان حضرات (انبیاء علیہم السلام) کا جھوٹ یا کوئی اور گناہ ثابت ہوتا ہو سب واجب التاویل ہیں"

(جاء الحق، صفحہ 426)

اب علماء بریلویہ سے سوال ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے کون سے گناہ صادر ہوتے ہیں؟
مفتی احمد یار نعیمی ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"جھوٹ کئی قسم کا ہوتا ہے 1۔ قول میں جھوٹ وہ اسطرح کہ خلاف واقع خبر ہوئے 2۔ فعل میں جھوٹ وہ اسطرح کہ عمل قول کے خلاف ہو یعنی کہے کچھ اور کرے کچھ 3۔ عقیدہ میں جھوٹ وہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسطرح کہ غلط عقائد اختیار کرے"۔

اب میثم رضوی بتائے ان میں کون سا جھوٹ انبیاء کرام سے صادر ہوا جس کی تاویل کرنا واجب ہے؟

حالانکہ رضاخانیوں کی متفقہ دستاویز میں ہے:

"حضرت انبیاء کرام کا کذب ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا"

(الکوکبۃ الشہابیہ ص 14)

کوکبتہ شہابیہ کے فتویٰ سے مفتی احمد یار کافر ہوا۔ اور مفتی احمد یار خود اپنے فتویٰ سے کافر و بے دین ہوا۔ کیونکہ مفتی احمد یار نے تفسیر نعیمی جلد 1 کے صفحہ 137 پر لکھا

"جو شخص انبیاء علیہم السلام کو جھوٹا مانے وہ بے دین ہے"

اب مفتی احمد یار نے انبیاء علیہم السلام کے لئے امکان کذب بھی مانا اور وقوع کذب بھی۔

اور دوسری جگہ و یوم القیمۃ تری الذین کذبو علی اللہ۔الخ کے حاشیہ نمبر 3 ص 742 میں لکھتے ہیں کہ:

"اس کے لئے شریک یا اولاد ثابت کی یا اس کے رسولوں کو جھوٹا کہا۔رسول کو جھوٹا کہنا رب کو جھوٹا کہنا ہے"

اس عبارت سے یہ ثابت ہوگیا کہ علماء بریلویہ بقول میثم خنثیٰ رضوی کے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہتے ہیں۔ اور میثم نے خود بھی لکھا ہے کہ

"جو اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہے وہ کافر ہے"۔

یہ بات واضح ہے کہ علماء بریلویہ نے اللہ تعالیٰ پر افتراء بھی باندھا ہے۔ وہ اس طرح کہ مفتی نذیر احمد سیالوی، مفتی فضل الرحمٰن بندیالوی کے بارے میں لکھتا ہے:

"جب آپ ثبوت پیش نہیں کر سکتے اور ہرگز ہرگز پیش نہیں کر سکیں گے تو پھر کیا یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء اور بہتان نہیں ہے؟ " اور یہ استفہام اقراری ہے مطلب افتراء اور بہتان ہے"۔

(محاکمہ عطائیہ کا منصفانہ جائزہ ص 39)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# تیسرا پہلو!!!

اب تیسرا پہلو دکھاتے ہیں، علماء بریلویہ نے امکان کذب یا وقوع کذب کے قائل کو مسلمان بلکہ اجر کا مستحق لکھا ہے وہ کیسے؟؟ امکان نظیر اور امتناع النظیر کے بارے میں فضل حق خیر آبادی اور حضرت شاہ اسماعیلؒ شہید کا اختلاف ہوا تو مولوی فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں:

" اگر حضور اقدس سید عالم ﷺ کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں آپ کا شریک من حیث ممکن ہو تو خبر الٰہی کا کذب لازم آئے گا"۔

(امتناع النظیر، ص 8، مترجم مولوی علی رضوی مصباحی)

مولوی فضل حق خیر آبادی دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں:

" وجود مثل کو ممکن ماننا اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ کو جائز قرار دینا ہے"

(شفاعت مصطفیٰ، ص 854، ترجمہ عبد الحکیم شرف قادری)

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہوا کہ فضل حق خیر آبادی کا دعویٰ یہ ہے کہ: نبی کریم ﷺ کی نظیر ناممکن ہے اگر کوئی امکان نظیر کو جائز مانتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کو جائز قرار دیتا ہے۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کا نظریہ امکان نظیر کا ہے۔ اب جب یہ اختلاف پیر مہر علی شاہ کے سامنے آیا تو پیر صاحب نے فیصلہ یوں دیا۔ آپ نے اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ:

" اس مقام پر امکان یا امتناع النظیر آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط۔ کسی کی فرقتین اسماعیلیہ یا خیر آبادیہ میں سے شکر اللہ سعیہم (اللہ ان کی کوشش قبول فرمائے) راقم سطور دونوں کو ماجور و مثاب جانتا ہے"۔

(فتاویٰ مہریہ، ص 9)

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پیر صاحب نے ایسے شخص کو جو بقول فضل خیر آبادی کے امکان کذب کا قائل ہے اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کو جائز سمجھتا ہے اس کو دعائیہ کلمات کے ساتھ مستحق اجر اور درست بھی لکھا۔ علماء بریلویہ اور میثم خنثی رضوی کے نزدیک پیر مہر علی شاہ کافر و مرتد ثابت ہوا۔ کیونکہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیر صاحب نے کافر نہیں لکھا اور احمد رضا کا فتویٰ ہے کہ جو کافر کو کافر نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔
میثم عباس رضوی نے اپنے رسلیہ کے ص 34 پر حوالہ دیا کہ" تحقیقاتِ مولوی شریف الحق کا کہ وقوع کذب کے فتویٰ کی تفصیل اس میں موجود ہے۔میثم جی اسی تحقیقات میں مولانا ابوالحسن زید فاروقی کو غیر جانبدار عالم لکھا۔آپ ذرا مولانا ابوالحسن زید فاروقی کا فتویٰ بھی پڑھ لیں آپ کی طبیعت درست ہو جائے گی۔ابوالحسن فاروقی لکھتے ہیں:

" مولوی رشید احمد گنگوہی کی موت ایسا زخم ہے کہ اس کا مرہم نہیں۔اس وقت میں عالم صالح دیندار عنقا کے حکم میں ہے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔دینداروں پر ایک ہزار افراد کے مرنے سے ایسے ایک شخص کا مرنا بھاری ہے"

(مقامات خیر ص 527)۔

مولانا ابوالحسن زید فاروقی تعریف کر رہے ہیں ایک شخص کی جو بقول میثم رضوی اور اسکی بدعتی جماعت کے" وقوع کذب" کے قائل ہیں۔میثم رضوی کے نزدیک ابوالحسن کافر ہوا کیونکہ وہ ایک ایسے شخص کی تعریف کر رہا ہے جو علماء بریلویہ کے نزدیک کافر ہے۔کافر کی تعریف کرنا بھی کفر ہے۔

# میثم کذاب کا سیاہ جھوٹ

یہ کذاب لکھتا ہے:

"دیوبندی عقیدہ امکان کذب باری تعالی (یعنی اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے) کا اقرار کرتے ہیں لیکن عام طور پر تقیہ کرتے ہوئے عقیدہ وقوع کذب باری تعالی (یعنی اللہ تعالی جھوٹ بول چکا ہے یا بولے گا) کا انکار کرتے ہیں"۔

(رسلیہ بدبودار ص ۳۲)

حالانکہ میثم کا غزالی رازی حقیقت میں "فراڈی" احمد سعید کاظمی لکھتا ہے:

"چنانچہ وقوع کذب باری تعالی کا قول تو باتفاق فریق مخالف موجودہ بھی مردود ہے خواہ مولوی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رشید احمد صاحب کا ہو یا کسی اور کا‘‘۔
(مقالات کاظمی ج ۲،ص ۳۰۶)

اب میثم دجال کذاب کہتا ہے کہ معاذ اللہ دیوبندی وقوع کذب باری تعالی کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں لیکن اس کا ابا کہتا ہے کہ یہ تو بالاتفاق فریقین مردود ہے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ۔اب میثم کذاب ہے یا احمد سعید کاظمی اس کا فیصلہ تو رضاخانی کر کے دکھائیں ۔ہمارے نزدیک اس مشکل سے جان چھڑانے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کو کذاب مان کر اذا تعارضا تساقطا والے اصول پر عمل کرلیں ۔

# وقوع کذب باری تعالی کا قائل کون؟

حضرت علامہ ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ نے اپنی مایہ ناز کتاب دفاع اہل السنۃ والجماعۃ جلد دوم کے مقدمہ میں اس پر بڑا زبردست لکھتا ہے جو ہم یہاں نقل کر رہے ہیں ۔

## مسئلہ امکان کذب اور نواب احمد رضا خان کا کفر ایک اور انداز سے

بندہ اس مسئلہ پر تفصیل کے ساتھ دفاع اہل السنۃ والجماعۃ جلد اول میں کلام کر چکا ہے ۔مگر یہاں چونکہ فتاوی ارشادیہ کے ضمن میں اس کا ذکر دوبارہ آگیا ہے لہذا ایک اور انداز سے بندہ اس پر کلام کرے گا جو اس سے پہلے ان شاء اللہ آپ کی نظر سے نہیں گزرا ہوگا۔

نواب احمد رضا خان صاحب اس مسئلہ امکان کذب کے متعلق لکھتے ہیں:

> ’’لاجرم امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا ہے اور اس کے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل جانتا ہے اور وہاں فعل ودوام ووجوب متلازم وبوجہ آخر اوضح واظہر‘‘۔
>
> (فتاوی رضویہ،ج ۱۵،ص ۳۴۶)

اس عبارت میں نواب احمد رضا خان صاحب نے صاف اور واضح انداز میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ جو ’’امکان کذب‘‘ کا عقیدہ رکھتا ہے وہ بالفعل اللہ تعالی کو معاذ اللہ جھوٹا مانتا ہے اور اپنے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رب کو ''واقعی کاذب''، یعنی حقیقت اور نفس الامر میں معاذ اللہ جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے۔ اب اسی بنیاد پر نواب احمد رضا خان صاحب نے حسام الحرمین میں فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر فتوی لگایا تھا کہ انہوں نے بالفعل اللہ کو جھوٹا کہا اس لئے وہ کافر اور ایسے کافر جو ان کے کفر میں شک کرے ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ اب نواب احمد رضا خان صاحب کے ان فتاوی کو بھی ملاحظہ فرمالیں کہ جس میں وہ ''امکان کذب یعنی بالفعل اللہ کو جھوٹ بولنے'' والے کو کافر نہیں کہتا:

> ''اس امام وطائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا کفر سے کف لسان ہی کیا''۔
>
> (فتاوی رضویہ، ج ۱۵، ص ۲۳۶ و ۲۵۶)
>
> ''مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے سبحان السبوح میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشاللہ حاشاللہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی نے اہل لاالہ الااللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر، آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ (اس لئے کہ اسلام غالب ہے مغلوب نہیں ہے''۔
>
> (فتاوی رضویہ، ج ۳۰، ص ۳۵۴)

اب دیکھیں موصوف نے اپنے ان دونوں فتاوی میں اس بات کا صاف اور واضح اقرار کیا کہ ''مسئلہ امکان کذب'' کو وہ کفر نہیں سمجھتے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مگر دوسری طرف یہی خان صاحب ''مسئلہ امکان کذب'' کو ''بالفعل کذب کے وقوع'' سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کو حسام الحرمین میں کفر کہہ چکے ہیں اور کفر نہ ماننے والے کو بھی کافر کہہ چکے ہیں۔ اب:

(مسئلہ نمبر ۱) مسئلہ امکان کذب ماننے والے اپنے رب کو واقعی کاذب یعنی جھوٹ بولنے والا مانتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۵، ص ۳۴۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(مسئلہ نمبر ۲) ایسا عقیدہ رکھنے والا یعنی اللہ تعالیٰ کو کاذب ماننے والا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے کفر کلامی ہے ایسے عقیدہ کو کفر نہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور ایسا پکا کافر کہ جو کافر نہ مانے وہ بھی کافر۔ (حسام الحرمین اور دیگر کتب بریلویہ)

(مسئلہ نمبر ۳) نواب احمد رضا خان کے بقول اس عقیدہ پر ۷۸ وجوہ سے کفر تو لازم آتا ہے مگر میں کافر نہیں کہتا بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان ہی مانتا ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۲۳۶ و ۲۵۶)

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ص ۳۵۴)

لہٰذا اب مسئلہ نمبر ۲ کے تحت خود نواب احمد رضا خان اپنے ہی فتوے کی روشنی میں ایسے کافر و جہنمی ہو گئے کہ جو اس سب کے بعد بھی ان کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

بریلویو! اسے کہتے ہیں کرامت، یہ ہے علمائے ربانیین، پاکان امت، اولیاء امت حضرات علمائے دیوبند کی زندہ کرامت۔ ہے کوئی رضا خانی جو اپنے اعلیٰ حضرت کو اپنے دیگر کفریات سمیت اس کفر کے دلدل سے نکالے؟

# میثم کا اصل دجل و اعتراض

بمصداق فتوائے احمد رضا خان یہ کھسرا و ملعون الملائکہ میثم رضا آگے لکھتا ہے:

" دیوبندی عقیدہ امکان کو درست ثابت کرنے کیلئے ساجد خان دیوبندی نے اپنی کتاب دفاع گستاخان دیوبند بغلط مسمی (جیسے یہ کھسرا ویسے اس کی عربی تراکیب بھی کھسری نہ سر نہ پیر) دفاع اہل السنۃ والجماعہ میں کذب جھوٹ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔ جھوٹ یا کذب کیا ہے؟ کذب بولتے ہیں خلاف واقع کو"۔

(میثمی رسیلیہ ص 34)

میثم صاحب! میں نے پیچھے واضح کر دیا کہ بریلوی وقوع کذب اور امکان کذب دونوں کے قائل ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میثم رضوی نے اس انداز سے لکھا اور یہ تاثر دیا کہ جیسے علامہ ساجد نقشبندی نے جھوٹ کی طرف تعریف اپنی طرف سے کی ہو حالانکہ یہی تعریف علامہ شریف جرجانی ؒ نے کی ہے ۔:

کذب الخبر عدم مطابقت وللواقع

(کتاب التعریفات ص129)

یہی تعریف احمد رضا سے بھی منقول ہے:

" خلف بایں معنی کہ متکلم ایک بات کہہ کر پلٹ جائے ۔ جو خبر دی اس کے خلاف عمل میں لائے بلاشبہ اقسام کذب سے ہے ۔کذب نہیں"

(سبحان السبوح ص98)

جو واقعہ کے خلاف ہو وہ کذب ہوتا ہے ۔ یا احمد رضا کے نزدیک اقسام کذب میں ہوتا ہے ۔ یہ حوالہ علامہ ساجد نے بھی اپنی کتاب میں دیا۔تو جو تعریف آپ کے اپنے ابا کو بھی مسلم ہے اسے صرف علامہ کی طرف منسوب کرنے کا کیا مقصد ہے؟

آگے علامہ ساجد نقشبندی نے جو لکھا:

" فقال رب اننی من اھلی ۔کہا نوح نے میرے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نوح حقیقتاً وہ تیرے گھر سے نہیں ۔ حالانکہ وہ ان کا بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا" وہ تیرے گھر سے نہیں" تو **"ظاہراً"** اللہ تعالیٰ کی بات خلاف واقعہ ہوئی ۔

اس عبارت پر میثم رضوی نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کفر ہے ۔کیونکہ علامہ صاحب نے مان لیا کہ ظاہرا اللہ تعالیٰ نے خلاف واقعہ بات کی اور خلاف واقعہ بات کرنا گویا کذب بولنا ہے اور کذب کے بالفعل صدور کو علامہ صاحب نے بھی کفر کہا ہے لہذا لوجی علامہ صاحب کافر ہو گئے ۔

لیکن میثم رضوی نے ایک خیانت یہ کی کہ" ظاہراً " کا لفظ اپنے تبصرہ میں ہضم کرلیا۔جو اس سارے فساد کی جڑیں کاٹ دیتا ہے یہی ڈرامہ بازی ان کا خائن بد دیانت جاہل اجہل نام نہاد امام اہلسنت احمد رضا خان بریلوی کرتا تھا۔

بہر حال علامہ ساجد خان نقشبندی نے بالفعل اور حقیقۃ معاذ اللہ اللہ کی بات کو خلاف واقعہ نہیں کہا بلکہ بتلایا کہ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے ۔حقیقت میں ایسا قطعا نہیں ۔اور جو فتوی علامہ ساجد خان نقشبندی کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میثم نے پیش کیا وہ تو بالواقع حقیقۃ اللہ کے کلام کو خلاف واقعہ جھوٹ بتلانے والے پر ہے اور اس کے کفر میں کسی کو کیا شک ہوسکتا ہے؟

خود آپ کے علماء بریلویہ نے بھی یہ بات مانی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بات خلاف واقع ظاہرا یا حقیقۃ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

"بعض اشاعرہ نے اس کے جواب میں کہا ہے۔ جس عذاب کی دھمکی دی جائے پھر بعد میں اسکو سزا نہ دی جائے تو یہ محض کرم ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کو معاف کر دے گا اور" **اگر آیات وعید کا خلاف واقع ہو جائے تو کوئی حرج نہیں**"۔

(توضیح البیان ص319)

میثم صاحب دماغ درست ہوا یا اور ضرب لگاؤں؟ علامہ ساجد نقشبندی تو ظاہراً فرما رہے تھے آپ لال ہو گئے اب مزہ آیا یا نہیں؟؟

اب دوسرا حوالہ پڑھ لیں۔

"پس اب اگر اللہ تعالیٰ معاف کر کے عذاب نہ دے یا اپنی مشیت یا اسکی توبہ کی وجہ سے عذاب نہ دے تو اسکے کلام کا خلاف لازم نہیں آیا" **البتہ ظاہری اور صوری طور پر اسے خلف وعید کہا گیا**"

(توضیح البیان ص324)

غلام رسول سعیدی نے بھی علامہ ساجد نقشبندی کی تائید کر دی کہ ظاہراً اور صورتاً کلام کے خلاف ہے۔ اور خلاف واقعہ کو آپ اور ہم دونوں "کذب" مان چکے ہیں۔ اور آپ امکان کذب و خلف وعید کو کفر کہتے ہیں تو کافر علامہ ساجد خان نقشبندی نہیں ہوئے بلکہ غلام رسول سعیدی اور اس کے کفر میں شک و شبہ کرنے والے آپ جیسے سارے بریلوی مرتد کافر ہوئے اور نار جھنم کے مستحق ہوئے۔

اب تیسرا حوالہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے خلاف کرسکتا ہے یا نہیں۔ غلام رسول سعیدی لکھتے:

"تمام مسلمانوں کے گناہوں کی مغفرت کا معاملہ ایک مشہور مسئلہ پر مبنی ہے وہ یہ ہے کہ آیا خلف وعید جائز ہے یا نہیں؟ یعنی اللہ نے جن گناہگاروں کو عذاب کی وعید سنائی۔ اللہ اسکے خلاف کرسکتا ہے یا نہیں اشاعرہ کہتے ہیں خلف وعید جائز ہے"

(تبیان القرآن جلد 6 ص216)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خلف کی تعریف احمد رضا نے یوں کی ہے:

"خلف بایں معنیٰ کہ متکلم بات کہہ کر پلٹ جائے جو خبر دی اسکے خلاف عمل میں لائے بلاشبہ اقسام کذب سے ہے کہ کذب نہیں"

(سبحان السبوح ص 98)

میثم رضوی نے اپنے قلم سے غلام رسول سعیدی اور احمد رضا اور اپنے آپ کو کافر کہہ دیا اسی کو کہتے ہیں:

اپنا جوتا اپنا سر

یہ "بظاہر" کے لفظ پر ذرا ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ ہو۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں:

"فان قلت المراد بقوله تعالیٰ ولنبلونکم حتی نعلم و قوله تعالیٰ ولیعلم الله من ینصره و رسله بالغیب نحوهما من الآیات فان ظاهر ذالك یقتضی ان الحق تعالی یستفید علما بوجود المحدثات فالجواب ان هذه المسئلة اضطرب فی فهمها فحول العلماء ولا یزیل اشکالها الاالکشف الصحیح۔

(الیواقیت والجواہر: ج ا ص ۸۶)

[ترجمہ] اگر تو یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ہم تمہارا امتحان لیں گے کہ حتی کہ ہم جان لیں اور اسی طرح یہ فرمانا تا کہ اللہ تعالیٰ جان لے ان لوگوں کو جو بن دیکھے اس کے دین اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور اسی طرح کی اور آیات قرآنی بظاہر اس کو چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محدثات کے وجود کے بعد ہی علم ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسا مشکل مسئلہ ہے جس کے سمجھنے میں بڑے بڑے ماہر علماء پریشان ہوئے ہیں اور کشف صحیح کے بغیر یہ اشکال سرے سے رفع ہی نہیں ہوتا۔

یہ دیکھیں بقول علامہ عبدالوہاب شعرانی قرآن کی آیات "بظاہر" اللہ کے علم کی نفی کرتی ہیں اور یہ بتلاتی ہیں کہ معاذ اللہ اللہ کو پہلے سے علم نہیں ہوتا۔ تو میثم رضاخانی کیاں یہاں بھی اپنی جہالت کا ثبوت دو گے کہ معاذ اللہ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ اللہ کے علم کے منکر ہیں اور جو ایسا منکر ہو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہ ایسا کافر کے اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر۔

یہ تو تھا علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کی عبارت کا صحیح مفہوم و مطلب اور رضاخانیوں کی جہالت۔اب ذرا اپنے گھر کا گند بھی دیکھ لو۔جو ہم دفاع اہل السنۃ والجماعۃ جیسی لاجواب کتاب ہی سے پیش کر رہے ہیں۔

# اللہ تعالیٰ سے ظلم وجہل وکمینہ پن کا صدور ہوسکتا ہے۔معاذ اللہ

نومولود فرقہ رضائیہ کے بانی نواب احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

''ایسے اطاعت گزار بندے کو عذاب دینا جو اللہ کے علم میں ویسا ہی ہے ماتریدیہ کے نزدیک عقلاً جائز نہیں اور اشعری اور ان کے پیروکار عام اشاعرہ نے اختلاف کیا ہے تو ان لوگوں نے فرمایا کہ ایسے اطاعت گزار کو عذاب دینا عقلاً جائز ہے، اس لیے کہ مالک کو یہ حق ہے کہ اپنی مِلک میں جو چاہے کرے یہ ظلم نہیں۔اس لئے کہ ظلم تو غیر کی ملک میں تصرف کرنا ہے اور سارا عالم اللہ کی ملک ہے اور اس لئے کہ نہ کسی کی اطاعت اس کے کمال کو زیادہ کرتی ہے نہ کسی کی معصیت اسے کچھ نقصان دیتی ہے کہ اس وجہ سے وہ کسی کو ثواب دے یا کسی پر عقاب کرے اور اس لئے کہ یہ عذاب دینا حکمت کے منافی نہیں اس لئے کہ قدرت دونوں ضد سے تعلق کی قابل ہے اور یہ کہ اس کی تنزیہ میں یہ بلیغ تر ہے کہ اس تعذیب پر اس کی قدرت ثابت کی جائے باوجودیکہ وہ اپنے اختیار سے ایسا نہ فرمائے تو اس مذہب کا قائل ہونا زیادہ سزاوار ہے''۔

(المعتمد المستند: ۱۲۷،مترجم اختر رضا خان ازہری مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ لاہور)

گناہ گاروں کو جنت میں داخل کرنا اور نیکوں کاروں کو عذاب دینا یہی ''خلف وعید'' ہے اسی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پر اشاعرہ نے اللہ تعالیٰ کو قادر مانا جس کی تفصیل ما قبل میں گزر چکی ہے اب اسی عقیدے کو نواب احمد رضا خان اپنا عقیدہ بتلاتا ہے ملاحظہ ہو:

''اور خود مجھ کو یہ پسند ہے کہ اس فرع میں یعنی اطاعت شعار کی تعذیب عقلاً ممکن ہونے اور شرعاً محال ہونے میں اپنے آئمہ اشعریہ کے ساتھ رہوں اور نہ ظلم آتا ہے نہ بیوقوفی نہ نیک و بد کے درمیان مساوات''۔(المعتمد المستند ص ۱۳۰)

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں خلف وعید میں نواب احمد رضا خان صاحب نے اشاعرہ کے مذہب کو پسند کیا اور ساتھ میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ اسے نہیں مانتے ان کے نزدیک اس عقیدے سے اللہ کا بیوقوف ہونا ظالم ہونا لازم آتا ہے معاذ اللہ اب اسی خلف وعید پر دیگر بریلوی حضرات کے فتوے بھی ملاحظہ فرمالیں ۔قاضی فضل احمد رضا خانی لکھتا ہے:

''خلف وعید اور کذب اللہ تعالیٰ ایک ہی بات ہے''۔

(انوار آفتاب صداقت،ص ۵۱ طبع جدید)

مولوی اجمل سنبھلی رضا خانی لکھتا ہے:

''بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں تو یہ علماء وقوع کذب کے بھی قائل قرار پائے''۔

(ردشہاب ثاقب،ص ۲۵۰ ادارہ غوثیہ رضویہ لاہور)

جب خلف وعید کے وقوع سے کذب کا وقوع لازم آتا ہے تو امکان خلاف وعید سے یا قدرت علی خلف وعید سے امکان کذب اور قدرت علی الکذب بھی لازم آئے گا۔پس معلوم ہوا کہ خلف وعید اور امکان کذب ایک ہی عقیدہ ہے جس کا نواب احمد رضا خان قائل تھا اب ملاحظہ ہو کہ خلف وعید بالفاظ دیگر امکان کذب پر رضا خانیوں کے کیا فتوے ہیں:

''اللہ تعالیٰ پر کذب محال کہ وہ کمینہ پن ہے''۔(انوار آفتاب صداقت،ص ۶۹)

''جو آپ فرماتے ہیں کہ خلف وعید کے تمام اہلسنت قائل ہیں اور آپ کا یہ مذہب خدا تعالیٰ تمام مشرکین اور کفار فرعون ہامان نمرود وغیرہم کو بہشت میں داخل کرے گا یا کرسکتا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام و اصدقاؤ شہداء صلحاء اولیاء قطب وغوث اور سائر مسلین مومنین کو دوزخ میں داخل کرے گا یا کرسکتا ہے العیاذ باللہ کیا خداوند کریم غفور الرحیم ایسا کریگا یا کرسکتا ہے کہ جو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرماں بردار خاص و اکمل مقبول بندگان الٰہی ہیں ان کو دوزخ میں داخل کرے گا اور جو شر الاشرار کفار نابنجار مشرکین کبار ہیں ان کو بہشت میں داخل کرے گا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ صریح ظلم اور کذب قبیح ہے جو حق تعالی پر محال زیر قدرت کے قابل نہیں جس کا کوئی بھی مسلمان مذاہب حتی کہ کوئی غیر مسلم بھی قائل نہیں ہاں اگر قائل ہیں تو معتزلہ اور وہابیہ دیوبندیہ ہیں''۔

(انوار آفتاب صداقت، ص ۴۷ طبع جدید)

معلوم ہوا کہ نواب احمد رضا خان صاحب غیر مسلموں سے بھی بدتر تھا۔

نہ تم صدمے ہمیں یو دیتے نہ کھلتے راز سربستہ
نہ تم یوں رسوا ہوتے

انوار آفتاب صداقت پر ۴۱ رضا خانی اکابر کی تقریظات ہیں کسی رضا خانی میں جرات ہے تو اس کتاب کا انکار کر کے دکھائے۔

# میثم رضوی کے کفر میں شک کرنے والا بریلوی بھی کافر مرتد ہے

لیجئے میثم دفاع ہی سے اپنے رجسٹرڈ شدہ کافر ہونے کا ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو۔ میثم رضوی نے کچھ عرصہ پہلے اکبر بک سیلز سے ایک کتاب ''فتاوی ارشادیہ'' شائع کروائی ہے اس کی اپنی شائع شدہ کتاب سے اس کا نا قابل تردید وانکار کفر قطعی جزمی ملاحظہ ہو۔

علامہ عبد الغفار خان صاحب رامپوری سے سوال ہوا:

''سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض عالم لوگ جو لوگوں کی نظروں میں بڑے مقدس معلوم ہوتے ہیں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ نعوذ باللہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے ایسے عالم کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیچھے نماز درست ہے یا نہیں اور ایسے عقیدے کے عالم کا فتوی دین میں قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امکان کذب باری تعالی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ یہ بات ان کی قبول کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب**

ایسے عالم کے پیچھے نماز تو درست ہے لیکن احتیاطا اس کی اقتدا سے احتراز اولی ہے اس لئے کہ یہ عقیدہ چونکہ بتاویل ہے لہذا کفر صاحب عقیدہ میں تامل ہے پس بچنا اس کی اقتدا سے اولی ہوگا اور فتوی ایسے شخص کا بسبب اس عقیدہ کے بے اعتبار نہیں ہے اور یہ قول غلط ہے کہ امکان کذب باری تعالی مسلمانوں کا عقیدہ ہے

(فتاوی ارشادیہ،ص ۱۳۰،۱۳۱،اکبر بک سیلز لاہور)

اس استفتا کا جواب لکھنے والے مولانا ارشاد حسین رامپوری ہیں اور جواب کی تصحیح کرنے والے مولانا عبد الغفار خان صاحب ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس مجموعہ فتاوی کی تحریک اشاعت اسی صاحب نے کی جنہوں نے کتاب ’’اہل سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت‘‘ لکھی۔ اب دلچسپ صورتحال ملاحظہ ہو کہ علامہ ارشاد حسین رامپوری اور علامہ عبد الغفار خان صاحب رامپوری دونوں نے اس عقیدے کہ:

(۱) اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے

(۲) اللہ کیلئے امکان کذب کا ثبوت

کا عقیدہ رکھنے والے کو نہ صرف مسلمان مانا بلکہ اس کی اقتدا میں نماز کو بھی درست کہا۔ اور اس کے صادر کئے گئے فتاوی کو بھی حجت مانا۔ صرف خلاف اولی لکھا مکروہ بھی نہیں۔ یعنی ان دونوں حضرات کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر تو درکنار فاسق بھی نہیں۔ اب ملاحظہ ہو کہ ’’اہل سنت کی حقانیت کا غیر مقلدین سے ثبوت‘‘ رسالہ لکھنے والے نے اپنے رسالے کے صفحہ ۶۱ تا ۶۶ پر چند غیر مقلد علماء کے حوالے دیئے جنہوں نے مسئلہ امکان کذب کا رد کیا۔ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ موصوف کا مقصد یہی ہے کہ ان علماء غیر مقلد کا اس مسئلہ کا رد کرنا گویا اعلی حضرت کی حقانیت کو تسلیم کرنا ہے۔ اب اسی اصول کو سامنے رکھ کر جواب دیں کہ رامپور کے ان دو علما کا اس مسئلہ میں حضرت فقیہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

العصر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا تکفیر نہ کرنا اور ان کے پیچھے نماز کو جائز کہنا کیا نواب احمد رضا خان کے جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں؟

یاد رہے کہ نواب احمد رضا خان نے حسام الحرمین میں حضرت فقیہ العصر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر بالفعل وقوع کذب باری تعالی کے جعلی فتوے کی بنیاد پر تکفیر کا فتوی داغا تھا۔ موصوف اس کے مقابلے میں غیر مقلد علما کے اقوال فقط امکان کذب کے رد میں لائے گویا موصوف کے نزدیک ''امکان کذب اور بالفعل خدا تعالی کا جھوٹ بولنا معاذ اللہ ایک ہی چیز ہے''۔ اب نواب احمد رضا خان تو فقیہ العصر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ فتوی لگاتے ہیں:

ومنهم الوهابية الكذبيه اتباع رشيد احمد النكوهي تقول اولا على الحضرة الصمدية تبعا لشيخ اسماعيل الدهلوى عليه ما عليه بامكان الكذب وقد رددت عليه هٰذا بانه فى كتاب مستقل سميته سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح (الى قوله) ثم تمادى به الحال فى الظلم والضلال حتى صرح فى فتوى له (قد رايتها بخطه وخاتمه بعيني وقد طبعت مرارا فى بنبئى وغيرها مع ردّها) ان من يكذب الله تعالے بالفعل ويصرح انه سبحٰنه و تعالے قد كذب و صدرت منه هذه العظيمة فلا تنسبوه الى فسق فضلا عن ضلال فضلا عن كفر فان كثير من الائمة قد قالوا بقيله وانما قصارى امره انه مخطئ فى تاويله...اولئك الذين اصمهم الله تعالے و اعمىٰ ابصارهم ولا حول ولا قوة الاباللّٰه العلى العظيم"۔ (ماخوذ: حسام الحرمین، ص ۱۲)

[ترجمہ] تیسرا فرقہ وہابیہ کذابیہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو پہلے تو اس نے اپنے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کے اتباع سے اللہ عزوجل پر یہ افترا باندھا کہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ممکن ہے اور میں نے اس کا یہ بیہودہ بکنا ایک مستقل کتاب میں رد کیا، جس کا نام ''سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح'' رکھا، پھر تو ظلم وگمراہی میں اس کا حال یہاں تک بڑھا کہ اپنے ایک فتوے میں (جو اس کا مہری دستخطی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو بمبئی وغیرہ میں بارہا مع رد کے چھپا) صاف لکھ دیا کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو کفر بالائے طاق، گمراہی درکنار، فاسق بھی نہ کہو، اس لیے کہ بہت سے امام ایسا کہہ چکے ہیں،

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس نے کہا، بس نہایت کار یہ ہے کہ اس نے تاویل میں خطا کی، یہی وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بہرا کیا اور ان کی آنکھیں اندھیں کر دیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(ماخوذ حسام الحرمین)

سبحان تیری شان! رامپوری علما نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہی کہا کہ ہم ان کی تکفیر اس لئے نہیں کرتے کہ وہ اس عقیدے کو بتاویل کہتے ہیں اور نواب احمد رضا خان اسی بنیاد پر مولانا گنگوہی پر کفر کا فتوی لگا رہے ہیں۔ اور حسام الحرمین کے بارے میں تمام بریلوی علما کا اجماع ہے کہ من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہذا اس مسئلہ میں ان دو علمائے رامپور کی طرف سے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر نہ کرنا خود ان کے کفر کو متلزم ہے۔ اور چونکہ موصوف (یعنی میثم رضوی) ہی کی تحریک پر یہ فتوی شائع ہوا جس میں مولانا ارشاد حسین رامپوری کو ''عمدۃ الفقہاء والمحدثین'' کہا گیا لہذا خود نام نہاد مجاہد سنیت (یعنی میثم دجال) بھی حسام الحرمین کی تکفیر کے گھاٹ اتر گئے۔ الحمد للہ یہ ہوتی ہے حقانیت کہ جیسا ہی تمہارا ناپاک قلم ان علمائے ربانیین کے خلاف اٹھا تو اس ناپاک قلم کے ناپاک چھینٹوں سے تمہارا ہی دامن داغدار ہوا۔ دراصل حسام الحرمین دنیا کی واحد ایسی منحوس و مردود کتاب ہے کہ اب تک جو بھی اس کے دفاع و تائید کیلئے اٹھا وہ اپنی ہی تکفیر کر کے لوٹا۔ الحمد للہ اس ناپاک کتاب کی جھوٹی حقانیت ثابت کرنے والے اس کی حقانیت کو تو ثابت نہ کر سکے اور نہ ان شاء اللہ تا قیامت ثابت کر سکیں گے مگر اپنے لئے اپنے ہی اصولوں کی روشنی میں جہنم کا پروانہ ضرور حاصل کر بیٹھے اور کیوں نہ ہو کہ جب اللہ کا یہ اعلان ہے کہ میرے ولیوں سے دشمنی کرنے والا گویا مجھ سے دشمنی کرنے والا ہے۔

موصوف کہتے ہیں کہ فتوی وقوع کذب باری تعالی کے مدلل رد کیلئے الاستمداد، مفتی اعظم مصطفی رضا خان کی کشف ضلال دیوبند کا مطالعہ کرو۔ (ملخصا اہلسنت کی حقانیت کا ثبوت غیر مقلدین کے گھر سے، ص ۲۴، ادارہ تحفظ عقائد اہلسنت و جماعت پاکستان۔ یہ اسی میثم دجال کی کتاب ہے)

اب خان صاحب انہی کتب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> امکان کذب نہ ماننے والے کو کافر کہے ان سب پر ستر ستر اور زائد زائد وجوہ سے کفر لازم ہے۔ جس کی تفصیلیں سبحٰن السبوح وکوکبۃ شہابیہ وکشف ضلال دیوبند شرح الاستمداد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وغیرہا میں ہے اس کے پیچھے نماز باطل ہے اور جو پہلے پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور نہ پھیرنا فسق۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۱، ص ۲۸۴)

کشف ضلال اور الاستمداد میں ہے کہ امکان کذب والے کے پیچھے نماز باطل ہے مگر علمائے رامپور کے اس فتوے میں ہے کہ ایسے آدمی کے پیچھے نماز بالکل جائز ہے۔جناب آپ کے اعلی حضرت کے کذاب ہونے پر اور کتنے حوالے کس کس انداز سے پیش کریں؟

احمد سعید کاظمی لکھتا ہے:

''اہلِ سنت کہتے ہیں کہ کذب کے تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرتِ خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود صفتِ کذب سے متصف ہوسکتا ہے۔اگر پہلی شق مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکانِ کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے، باطل محض اور جہالت وضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شانِ الوہیت میں کیا گستاخی ہوسکتی ہے کہ معاذ اللہ ! اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے۔(۳) اہلِ سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفرِ خالص ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنۡھَا۔

(الحق المبین، ص ۷۷ مکتبۃ المدینہ)

جناب یہ خالص کفر ہی آپ کے ان علماء کے نزدیک عین اسلام ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کے پیچھے آپ کے یہ عمدۃ الفقہاء والمحدثین نماز کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔

نواب احمد رضا خان صاحب فقیہ العصر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر اسی وقوع کذب باری تعالی کا جھوٹا الزام لگا کر کہتے ہیں:

''اور تحقیق یہ ہے کہ ان صریح جلی ملعون کفروں کے ایجاد میں دیوبندی پیش قدم ہیں اور ان کے تسلیم میں وہ اور غیر مقلد سب یکساں وہمدم ہیں کوئی وہابی ان لعین کفروں اور اللہ ورسول کو شدید غلیظ گالیوں پر دیوبندیوں کی تکفیر نہ کرے گا بلکہ اپنی چلتی ساتھ ہی دے گا اور علمائے کرام دیوبندیوں کو فرماچکے۔من شك فی کفرہ وعذابہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فقد کفر جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔۔۔۔ ان غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعه کخلیل الانبیتھی واشرفعلی وغیرھم لاشبهة فی کفر ھم بلامجال بل لاشبهة فی من شك بل فیمن توقف فی کفرھم بحال من الاحوال

غلام احمد قادیانی و رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں شبہہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ جدید، ج ۲۹ ص ۲۳۹ تا ۲۴۲)

جناب یہ دونوں علماء شک تو کیا صاف واضح لکھ رہے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ تو اب ان دونوں کے کفر میں کیا شک ہوسکتا ہے؟۔ اب ذرا نواب احمد رضا خان صاحب کا یہ فتوی بھی ملاحظہ ہو:

''جسے یہ معلوم ہو کہ دیوبندیوں نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے پھر ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اسے مسلمان نہ کہا جائے گا کہ پیچھے نماز پڑھنا اس کی ظاہر دلیل ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والے کو مسلمان سمجھنا کفر ہے اسی لئے علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کو کافر مرتد لکھا اور صاف فرمایا کہ: من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر۔ جس نے ان کے کفر و عذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے''۔

(فتاوی رضویہ، ج ۱۴ ص ۳۷۶)

ان علماء رامپور کے سامنے وہ عقیدہ پیش کیا گیا جسے نواب صاحب نے کفر کہا مگر اس کے باوجود بھی انہوں نے نماز کو جائز لکھا۔ لہذا خان صاحب کے اس فتوے کی رو سے یہ دونوں علماء قطعا یقینا جزما کافر ہو گئے معاذ اللہ۔ کیونکہ وہ اس عقیدہ رکھنے والے کو مسلمان سمجھتے ہیں تبھی تو نماز کے جواز کا فتوی دے رہے ہیں۔ اور ان کی تائید و توثیق کرنے، ان کو اپنا بڑا ماننے کی وجہ سے نام نہاد مجاہد اہلسنت یعنی میثم عباس رضوی بھی جہنم واصل ہوا۔ ایسا کافر مرتد ہوا کہ جو بریلوی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس میثم عباس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد۔
میثم صاحب اس تفصیل کے بعد اب ذرا اس شعر کو مزے لیکر پڑھئے:

کلک رضا ہے خنجر خون خوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اور ذرا سی ترمیم کے ساتھ آپ کی خدمات میں آپ کے ابا جان کا یہ شعر

یہ رضا (مراد میں) کے نیزے کی مار ہے
کہ میثم کی دب۔۔۔سے آر پار ہے۔۔۔

میثم رضوی نے ص 35 پر لکھتے ہیں" مولوی منظور شکست خوردہ"، میثم رضا خانی اگر تیرے اندر شرم و حیا مفقود نہیں موجود ہے تو اپنے بریلوی حاجی محمد مرید احمد کی فوز المقال میں یہ واقعہ بھی پڑھ لیں۔

" مولوی حشمت علی صاحب عالم تو تھے مگر مناظر زیادہ تھے اور حضرت شیخ الاسلام سیالوی بڑے راسخ فی العلم اور منصف مزاج تھے۔اور ان کے پاس مولانا ظہور احمد بگوی ؒ امیر حزب الانصار بھیرہ بیٹھے تھے تو جب مولانا حشمت علی صاحب علمیت سے گری ہوئی کوئی کمزور بات کرتے تو حضور سیالوی مولانا ظہور احمد صاحب کو اپنی علاقائی پنجابی میں فرماتے۔ دیکھ کیا کیا چبل مریندا پیا اے۔یعنی دیکھو تو کیسی غلط بات کر رہے ہیں دوسری طرف مولوی منظور بڑی متانت سے پختہ بات کرتے مناظرہ ختم ہونے پر ہم تو واں بچھراں آگئے اور مولانا کرم دین دبیر صاحب اپنے گاؤں بھیں چلے گئے لیکن ان کے دل پر مولانا حشمت علی صاحب کے اس جملہ تو منظور میں ناظر، میں ناظر تو منظور کی بار بار تکرار بہت ناگوار گزری اور منظور صاحب کی متانت بیانی اثر کر گئی گھر پہنچ کر اپنے لڑکے قاضی مظہر حسین کو تفصیل مناظرہ سنائی پھر اسی سال قاضی مظہر حسین کو خود دیوبند حضرت مدنی کے نام خط دے۔کر روانہ کر دیا کسی نے سچ کہا ہے کہ ۔۔۔انقلابات ہیں زمانے کے۔کل کے دشمن بنے آج سجن"۔

(فوز المقال فی خلفاء پیر سیال جلد 4 ص 537)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اب اگر تیرے اندر غیرت بدعتی ہے مان لے کہ حشمت علی شکست خوردہ ہے۔

# ایک فیصلہ کن بات:

علامہ ساجد خان نقشبندی حفظہ اللہ کافر ہیں یا نہیں اس کا کوئی قطعی جزمی ثبوت آپ کے پاس نہیں لیکن میثم جی آپ خود کو خان صاحب بریلوی کے عقائد ونظریات کا علمبردار سمجھتے ہیں خود کو ان کا پیرو سمجھتے ہیں ہم نے ان کے فتوے کئی سال پہلے آپ کے سامنے پیش کیئے کہ داڑھی منڈوانے والے پر اللہ و رسول اور فرشتوں کی لعنت ہے وہ یہودی و عیسائی ہے۔ اب اگر خان صاحب بریلوی کے اس قول کو سچا مانتے ہو تو کم از کم یہ تو تسلیم کرلو کہ یہ آپ خان صاحب کے فتوے کی رو سے ملعون یہودی ونصرانی ہے نیز جس پر اللہ و رسول اور فرشتوں نے لعنت کی ہو وہ جنت کا مستحق اور مسلمان کیسے ہوسکتا ہے؟ اس کی بھی وضاحت کر دیں۔ نیز سوال یہ ہے کہ اس خان صاحب کے فتوے ہمیں پیش کرتے ہو کہ اس کی حسام الحرمین مان لو ہم تو اس لئے نہیں مانتے کہ کذاب آدمی کی ایک کذب بیانیوں سے بھری کتاب ہے لیکن آپ تو خان صاحب بریلوی کے لکھے ہوئے حرف حرف کو سچا مانتے ہو تو آخر اپنے متعلق خان صاحب کے اس فتوے کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ یہ منافقت آپ کی گھٹی سے کب نکلے گی؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# میثم عبّاس رضوی کا جواب

نوٹ: یہ مضمون ترجمان احناف پشاور شمارہ ۵ میں شامل اشاعت ہے

پروفیسر ابو احمد رضا خان صاحب

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم، امّا بعد!

دو دن پہلے ایک مضمون بنام ''جواہر البیان پر اعتراض کا تحقیقی ومسکت جواب'' پڑھنے کو ملا، لکھنے والے میثم عبّاس رضوی ہیں، موصوف نے رضا خانی قوم کے سیاہ کارناموں کی دستاویزی کتاب دست وگریباں کے ایک حوالے جس میں مفتی احمد یار گجراتی نے کفر کا فتویٰ نقی علی خان پر لگایا ہے، اس کا جواب دیا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ رضا خانی قوم بالخصوص صاحب مضمون دست وگریباں کتاب دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں، لیکن سمجھتے نہیں، اِن کا بھی اُس قوم جیسا حال ہے جن کے بارے میں قرآنِ کریم میں جانوروں سے تشبیہ دی گئی ہے کہ دل، آنکھیں اور کان رکھتے ہیں، لیکن سمجھتے، دیکھتے اور سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

رضا خانی قوم کا بھی یہی حال ہے، ظالمو! دست وگریباں اس لیے نہیں لکھی گئی کہ عبارت اور فتویٰ آپ کے خانہ خراب سے ہو اور صفائی کے لیے دیوبندیت کا دامن پکڑو اور قدموں کی مٹّی چاٹو۔

دست وگریباں کیوں لکھی گئی، جلد چہارم کے شروع میں وضاحت لکھی گئی ہے، وہ کم از کم دس بار پڑھیں ان شاء اللہ سمجھ آجائے گا، نہیں تو فہمِ عالی کا قصور ہے۔

دست وگریباں مجرّب فارمولے کے تحت لکھی گئی کتاب ہے، یہ مجرب فارمولا بھی آپ حضرات کی پیداوار ہے۔

فیض احمد اویسی جس کے بارے میں آپ کے لوگ کہتے ہیں ان کی تحریرات میں اعلیٰ حضرت کی جھلک ہے، ذرا ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

’’فقیر کا تجربہ ہے کہ مخالفین کے سامنے قرآن مجید وحدیث اور ائمہ کی تصریحات کے انبار لگا دو ہرگز نہیں مانیں گے، وہی ہانکیں گے جو انھیں بڑوں نے بتایا ہوگا، اس لیے انھیں قرآن وحدیث و دیگر ائمہ محدثین ومفسرین وفقہاء رحمہم اللہ کی تصریحات کے اپنے بڑوں کا حوالہ دکھایا جائے تو مانتے پھر بھی نہیں، البتہ ان کے شور وغل سے کچھ عرصے کے لیے نجات مل جاتی ہے۔‘‘ (رسائل اویسیہ جلد پنجم، حضور ﷺ کے نام کے ساتھ ’’صلعم‘‘ لکھنا کیسا: ص ۳۷)

ارشد القادری لکھتے ہیں:

’’دشمن کے حملوں کا دفاع کرنے کے لیے ہم نے باہر کا ہتھیار استعمال نہیں کیا، اُن کی دلیلوں کو توڑنے، اُن کے جوابات کو مسمار کرنے اور اُن کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے ہم نے انہی کی تحریروں سے ’’تیغ وسپر‘‘ کا کام لیا ہے۔‘‘ (زیروزبر ص ۲۲)

آگے لکھتے ہیں:

’’باہر سے کوئی دلیل پیش کرنے کے بجائے گھر ہی کا فتویٰ زیادہ مناسب ہے کہ یہاں چوں وچرا کی گنجائش نہیں۔‘‘ (زیروزبر: ص ۲۰۵)

یہی نسخہ دست وگریباں میں آزمایا گیا ہے، لیکن افسوس آپ بھی نہیں مانتے، شاید آپ کا مرض لاعلاج ہے، تعصب کا کوئی علاج نہیں، ہاں! اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے کہ کل تک فروعی مسائل کو لے جو فتوے ہم پر لگائے جاتے تھے، آج وہی فتوے تم پر فٹ کیے گئے تو منہ چھپانے کے لیے جگہ نہیں مل رہی، ہمارا مقصد بھی صرف اتنا تھا!

بقول مزمل حسین کاظمی کے

’’جن القابات سے ہمیں نوازتے ہیں، اپنے بڑوں کو بھی نوازیں، لیکن یہ لوگ کبھی ایسا نہیں کرتے، کیونکہ ان کا مقصدِ حمایتِ حق نہیں فقط شرارت اور انتشار کرنا ہوتا ہے۔‘‘ (سعودی تفسیر پر ایک نظر: ص ۱۱۶)

ہم بھی یہی کہتے ہیں، جس انداز سے ہمارے اوپر فتوے لگائے جاتے تھے، کافر مشرک گستاخ وغیرہ اُسی انداز سے حق کے حمایتی بن کر آپ بھی نقی علی خان پر کفر کا فتویٰ لگاتے، لیکن ایسا کوئی شریر اور انتشار پھیلانے والا نہیں کر سکتا، ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باتیں تو بہت ہیں، لیکن طوالت کا خوف ہے اور بقول ایک رضاخانی کے حیاء والے آدمی کے لیے اتنا کافی ہے۔

اب آتے ہیں آپ کی اغلاط پر:

موصوف نے جواہر البیان کی عبارت کی جتنی بھی تاویلیں کی ہیں وہ ان کو سودمند نہیں بیکار ہیں، تاویل کس کی کی جاتی ہے؟ غلام نصیر الدین سیالوی کی تحقیق کو پڑھیں۔

غلام صاحب ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

فرماتے ہیں، ''کلام غیر المعصوم لا یؤوّل، غیر معصوم کے کلام میں تاویل نہیں کی جاتی۔'' (عباراتِ اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ:۱/ صـ ۳۵۵)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کو غلام نصیر الدین اپنی تائید میں لائے ہیں اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی تردید نہیں کی، حوالہ نقل کرنا اور رد نہ کرنا بریلویت کے ہاں مستند ماننا ہے، حوالے آگے آرہے ہیں۔

اب آپ بتائیں، آپ کے نزدیک نقی علی خان یا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ معصوم ہیں، اگر معصوم نہیں تو آپ کی تاویلات کا کیا فائدہ!!

دوسری گذارش یہ ہے کہ نقی علی خان نے صراحتاً موسیٰ علیہ السلام کو ذلیل لکھا ہے اور اس پر احمد یار گجراتی کا صراحتاً فتویٰ بھی موجود ہے، کیا صریح بات میں بھی تاویل ہوتی ہے؟؟

مولوی احمد رضا خان اور دوسرے بریلوی تو اس بات کے انکاری ہیں کہ صریح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی۔

ہماری بھی تحقیق نہ مانو اور اپنے بڑوں کی تحقیق بھی نہ مانو، پتہ نہیں کس موذی مرض میں مبتلا ہو؟؟

اصولی طور پر تو اِن دو باتوں سے مضمون کا جواب ہو چکا، لیکن جس فرقے کے اندر ہر صغیر سے لے کر کبیر تک جاہلانہ اوصاف ہوں تو اس کے لیے تفصیل عرض کر دیتے ہیں، موصوف کی ہر شق کا جواب بغور ملاحظہ فرمائیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# شق نمبر ا

موصوف لکھتے ہیں:

''یہ جان لینا ضروری ہے کہ اللہ کریم اپنے محبوب بندوں کے لیے اگر کوئی خاص کلمہ استعمال فرمائے تو مخلوق کو یہ حق نہیں کہ وہ بھی اُن محبوب بندوں کے حق میں اس خاص کلمہ کا استعمال بطورِ انشاء کریں، ہاں اُسے بوقتِ ضرورت حکایتاً نقل کر سکتا ہے۔''

# شق نمبر ا کا جواب

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ صاحبِ مضمون نے یہ بات بلا دلیل کہی ہے، بلا دلیل بات کو کون دیکھتا ہے، موصوف کی جہالت کی پُرتھیلی میں دلیل پڑی ہے تو باہر نکالیں!!

ہم اس بلا دلیل بات کا جواب نہ دیں تو بھی اِن کے ہاں مجرم نہیں۔

مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا مدِ مقابل کی ہر بات اور ہر دلیل کا جواب نہیں دینا چاہیئے، رب نے شیطان کے دلائل کا جواب نہ دیا، بلکہ مردود کر کے نکال دیا۔'' نور العرفان: صـ ۱۶۷)

مفتی صاحب کی تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بادلیل بات کا جواب بھی کوئی نہ دینا چاہے تو نہیں دے سکتا تو بلا دلیل بات کا جواب تو بطریق اولیٰ نہیں دینا چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا گستاخی کے الفاظ بھی فرقہ بریلویہ ضالّہ کے نزدیک حکایۃً استعمال کرنا درست ہے؟

تیسری بات یہ ہے کہ حکایۃً کوئی آدمی واقعہ نقل کر کے اس سے اپنا عقیدہ اخذ کرے وہ مجرم ہے کہ نہیں؟

نقی علی خان یہ حکایت نقل کر کے اپنی بات ثابت کر رہا ہے تو کیا وہ بھی انشاء ہے؟

# شق نمبر ۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

صاحب مضمون کو شکایت ہے کہ دست و گریباں کے مصنف نے خیانت کی ہے اور جواہر البیان کے شروع میں یہ فقرہ نقل نہیں کیا: ''امام حجت الاسلام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''، یہ نقل کرتا تو نقی علی خان پر الزام نہیں دیا جا سکتا۔

## شق نمبر ۲ کا جواب

یہ دست و گریباں کے مصنف کی خیانت نہیں، بلکہ یہ تیری جہالت ہے، جو تمھیں اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملی تھی، میراث میں جو تمھیں حصہ ملا تھا اسے بھی تک سینے سمائے بیٹھے ہو۔

عطاء محمد چشتی لکھتے ہیں:

''عموماً قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی کا رد کرنا ہو تو صرف اتنی عبارت پر اکتفاء کیا جاتا ہے جو رد کے لیے کافی ہو''، (توضیح البیان: صـ ۳۷)

ایک اور بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

''جب سو دو سو ہزار دو ہزار کلمات پر مشتمل کتاب میں سے اصل مقاصد و نتائج لیے جائیں گے تو چند ہی جملے ہوں گے اور آگے پیچھے سے منقطع ہوں گے، یہ قطع و برید قابل الزام و اتہام نہیں، اس لیے کہ اس نے اصل مقصد کے الفاظ میں قطع برید نہیں کی ہے''، (دیوبندیوں سے لاجواب سوالات: صـ ۶۹۷)

جواہر البیان کے جس حصے پر مفتی احمد یار کا فتویٰ دکھانا تھا، اس کے نقل کرنے میں ہم نے کمی نہیں کی اور ان دو ملاؤں کی تحریرات کی روشنی میں ہم نے ٹھیک کیا ہے۔

اگر یہ خیانت ہے تو اس خیانت کا درس بھی تیرے ملاں دیتے ہیں، یہ بات نقل کرنے میں تو آپ نے ہمارا کام اور آسان کر دیا۔ امت کے ہر حق کے متلاشی فرد کو ہم بتائیں گے کہ مفتی گجراتی کے فتوے کی زد میں صرف نقی علی خان نہیں، بلکہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ بھی آتے ہیں۔

گجراتی کے فتوے کی زد میں نقی علی خان آئے یا پوری امتِ مسلمہ آئے، اس سے ہمیں فرق نہیں پڑتا، جس فرقہ ضالّہ کے ہاتھوں میں کفر کی مشین گن ہو، جو مکفر المسلمین سے ملقب ہوں ان سے اِسی کی امید کی جا سکتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# شق نمبر ۳

صاحب مضمون لکھتے ہیں: ''امام غزالی نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے بارے میں کہے گئے الفاظ نقل کیے ہیں، جن میں لفظ ''ذلیل'' بھی موجود ہے۔

# شق نمبر ۳ کا جواب

چلیں تین سیکنڈ کے لیے مان لیتے ہیں کہ ''ذلیل'' کا لفظ اللہ پاک کے ہیں تو کیا ہر وہ لفظ جو اللہ پاک اپنے پیغمبر کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے وہ سب کو کہنا چاہیے اس پر راضی رہنا چاہیے؟ اگر آپ کا جواب ''ہاں'' میں ہے تو بتائیں! ''اللہ پاک نے اپنے پیغمبر کو ''بشر'' کہا ہے، اور مفتی گجراتی کہتے ہیں ''انبیاء کو بشر رب نے کہا کہا یا خود انھوں نے یا کفار نے''، (نور العرفان: ص ۲۷۰)

ہم نبی کو بشر کہتے ہیں تو رضا خانیت کے پیٹ میں مروڑ پیدا ہوتا ہے، کیا نبی کو بشر اللہ نے نہیں کہا؟ اگر آپ کا جواب ''نہ'' میں ہے تو دست و گریباں میں صرف نقی علی پر فتویٰ ہے، آپ امام غزالی کو بھی شامل کر دیں اس میں ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا، باقی احیاء العلوم کا ترجمہ دیوبندی کا جو تو نے پیش کیا ہے وہ ہمارے خلاف نہیں، اس لیے اس پر تبصرہ وقت کا ضیاع ہے۔

# شق نمبر ۴

موصوف نے لکھا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک ناقل پر فتویٰ نہیں لگایا جا سکتا، آگے تین حوالے پیش کیے ہیں، اس لیے نقی علی خان ناقل ہیں اُن پر فتویٰ عائد نہیں ہوگا۔

# شق نمبر ۴ کا جواب

میراثی جاہل کو یہ بھی پتہ نہیں کہ نقی علی خان پر فتویٰ کس نے لگایا ہے؟ فتویٰ لگائے مفتی گجراتی اور تم رضوی کشکول لے کے بھیک ہم دیوبندیوں سے مانگو! کچھ عقل سے کام لو، یہ بات تو تم بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مانتے ہو کہ نقی علی خان نے یہ حوالہ نقل کیا ہے، ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ ''نقی علی خان حوالہ نقل کرنے کے بعد کوئی تردید کی ہے؟'' اگر کی ہے تو دکھائیں، کیونکہ رضا خانیت میں حوالے کے بعد خاموشی اختیار کرے تو سارا ملبہ ناقل پر بھی گرے گا، اب غور سے اپنا اصول پڑھیں:

# (حوالہ نقل کرنا تردید نہ کرنا)

(۱)......مفتی حنیف قریشی لکھتے ہیں:

''اگر کوئی مصنّف اپنی کتاب میں کسی گستاخانہ عبارت کو کتاب کا حصہ بنا کر شائع کرے اور مقصود اس کی تردید کرنا نہ ہو تو وہ اس کا ذمہ دار ہوتا ہے......اس گستاخی میں وہ بھی شامل ہے''، (روئیداد مناظرہ گستاخ کون: صـ ۸۹)

(۲)......مفتی عبدالمجید سعیدی لکھتے ہیں:

''اعلیٰ حضرت نے اس کی تعلیق میں اسے رد نہیں فرمایا، بلکہ برقرار رکھا ہے، جو دلیل رضا ہے''، (مصلحانہ کاوش: صـ ۵۴)

(۳)......شفقات احمد صاحب نے لکھا ہے:

''خاموشی ویسے بھی نیم رضا ہوتی ہے''، (کردارِ یزید: صـ ۸۶)

(۴)......غلام مصطفیٰ مجدّدی لکھتے ہیں:

''تائیدِ سکوتی فرمارہے ہیں''، (مجدّد الف ثانی اور امام احمد رضا: صـ ۷۴)

مطلب یہ ہے کہ کسی پر سکوت اختیار کرنا تائید ہوتی ہے۔

(۵)......محمّد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی لکھتے ہیں:

''بغیر نکیر کے ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کے قائل تھے، ورنہ اس پر نکیر فرماتے''، (مجلّہ رضائے مصطفیٰ، بابت اکتوبر ۲۰۱۷ء، صـ ۲۶)

قارئین! آپ حضرات نے بخوبی ملاحظہ فرمالیا کہ اس فرقۂ ضالّہ کے نزدیک کسی عبارت کو اپنی کتاب میں نقل کرنا اور تردید نہ کرنا، برقرار رکھنا، خاموشی اختیار کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ناقل اس کی بات سے راضی ہے۔ اس سے رازِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ نقی علی خان حضرت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موسیٰ علیہ السلام کو ذلیل کہنے میں راضی ہیں اور مفتی گجراتی کا فتویٰ عام ہے جو بھی کسی نبی کو ذلیل کہے گا اس پر فتویٰ صادر ہوگا، یہ عجیب دوغلہ پالیسی ہے صاحب مضمون کی، ہماری کتابوں میں ذلیل کا لفظ دیکھتے ہیں اندھے بہرے ہوکہ فتویٰ لگاتے ہیں اور اپنے روحانی دادا نقی علی خان پر برساتی کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیتے ہیں، کچھ خدا کا خوف کرو! صاحبِ مضمون نے عیاری اور چالاکی سے اپنے مولویوں کے اصول بیان نہ کیے، لیکن صاحبِ مضمون کو پتہ ہونا چاہیئے کہ بقول ارشد القادری کے:

''ضرورت سے زیادہ چالاکی بھی آدمی کو کبھی لے ڈوبتی ہے، اپنے ہی قلم سے اپنے جھوٹ کا پردہ فاش کر کے آپ حضرات نے اپنے متعلق ہمیں علامتِ نفاق کی تلاش کی زحمت سے بچالیا، اس عنایت کا شکریہ''، (زیروزبر: صـ ٦٦)

اُمید ہے کہ میثم عباس رضوی اپنے مولویوں کے مذکورہ اصول سے جاہل ناواقف تھے، اب یقیناً واقف ہو گئے ہوں گے، میثم عباس رضوی کو چاہیئے کہ مفتی گجراتی کے فتوے کو اٰمَنَّا صَدَّقْنَا کر کے نقی علی خان پر فتویٰ فٹ کریں، بصورتِ دیگر بقول ارشد القادری کے

''یہ قرض آپ حضرات کے ذمہ واجب الاداء رہے گا''، (زیروزبر: صـ ٦٦)

مقروض ہو کے مرنا اچھی بات نہیں ہے، لیکن جس گھر کے افراد مقروض ہو کر مرنے کے عادی ہوں ان سے ادائیگی کی اُمید کم ہی ہوتی ہے!!!!

والسّلام علی مَنِ اتّبع الھدیٰ

☆☆☆☆

# بشکریہ ماہنامہ ترجمان احناف پشاور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# میثم دجال کے سیاہ جھوٹ کا پردہ فاش

میثم عباس رضوی نے اپنے حالیہ گالی نامہ میں ایک بے سروپا مضمون لکھا جس میں یہ جھوٹ بولا کہ علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب نے حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کو یہ کہہ دیا وہ کہہ دیا حالانکہ خود میثم دجال نے جس سرتاپا کذب مضمون کو حضرت علامہ ساجد کی طرف منسوب کیا ہے اس کے بارے میں کہا کہ علامہ ساجد نے اس میں مفتی نجیب اللہ صاحب کا ذکر نہیں کیا بریکیٹ میں میں نے خود مفتی نجیب اللہ کا نام ڈال دیا۔

اس صریح دجل وفریب کے بعد اس کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ جبکہ دوسری طرف میثم نے خود تسلیم کیا کہ علامہ ساجد صاحب نے مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کا نام لیکر ان کی توثیق بیان کی ہے مدح سرائی کی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک راوی کسی کے متعلق نام لیکر توثیق بیان کرے اعلی سے اعلی القابات اس کیلئے لائے دوسری طرف کسی کا نام لئے بغیر کوئی الفاظ جرح نقل کرے تو اصول جرح وتعدیل کے اصولوں پر بتاؤ کہ توثیق بالصراحت کا اعتبار ہوگا یا جرح مبہم کا؟

میں نے خود علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی نئی کتاب ”نواب احمد رضا خان بریلوی حیات خدمات وکارنامے“ پر مفتی نجیب اللہ عمر صاحب سے تقریظ لی ہے میرا اب بھی ان سے رابطہ ہے ان کی مسجد تعمیر ہورہی ہے اس حوالے سے رابطہ رہتا ہے اگر کوئی اختلاف ہوتا تو کیا تقریظ لیتا اور کیا رابطہ کرتا؟

اس کے بعد میثم کذاب کے جھوٹ کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟

میثم عباس کے اباجی مولوی اجمل سنبھلی لکھتا ہے :

مسلمانو! یہ مولوی منور علی وہی کاذب ومفتری ہے……اس شخص کو جھوٹ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بولتے ہوئے شرم نہیں آتی انتہائی افترا کرتے ہوئے حیا معلوم نہیں ہوتی تو ایسے شخص کے اہتمام سے چھپوائی ہوئی کتاب غایۃ المامول کا کون اعتبار کرے اس کی کسی بات پر کس طرح اعتماد ہو اس کا کوئی قول کیسے قابل استناد ہو''۔

(ردشہاب ثاقب ص ۴۸)

یہ وہی اجمل سنبھلی ہے جسے میثم، مناظر اجل قاطع دیوبندیت حضرت مولانا مفتی محمد اجمل سنبھلی (کلمہ باطل ش ۱۲ ص ۶۷) لکھتا ہے۔

گویا اجمل سنبھلی کے بقول جھوٹ بولنے والے کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب ذرا میثم کے ایک دو جھوٹ ملاحظہ ہوں جو کئی سال پہلے شایع ہوئے تھے اس کے بعد ہمارا نتیجہ ملاحظہ ہو۔

## میثم رضوی کذاب کے اپنے ۲ جھوٹ

دوسروں کو جھوٹا کہنے والا انٹرنیشنل کذاب میثم رضوی رافضی نے خود کیا کیا جھوٹ بولے ملاحظہ ہوں:

### جھوٹ نمبر ۱

ضروری اعلان

کلمہ حق کا اگلا شمارہ خصوصی شمارہ ہوگا جو کلمہ حق کے جواب میں دیوبندیوں کے دجل وفریب کے مجموعے ''سیف حق'' کے منہ توڑ جواب پر مبنی ہوگا انشاء اللہ تعالی یہ شمارہ کم وبیش ۲۵۰ سے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہوگا جس میں دیوبندیوں کی ایسی درگت بنے گی جسے انشاء اللہ وپ کبھی نہیں بھولیں گے اس خصوصی شمارہ کی قیمت ۱۰۰ سے ۱۲۰ روپے تک متوقع ہے قارئین نوٹ فرمالیں (رضوی) (کلمہ باطل ش ۸ ص ۴۸)

اس اعلان کے بعد شمارہ نمبر ۹ خصوصی شمارہ ہونا چاہیئے تھا مگر دو سال گزر گئے شمارہ نمبر ۱۲ آگیا یہ شمارہ نہ آیا۔ کیا یہ میثم کا بدترین جھوٹ نہیں؟ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

**جھوت نمبر ۲: میثم رافضی لکھتا ہے:**

''جوں ہی مجموعہ رسائل شیر بیشہ اہل سنت کی تکمیل سے فرصت ملی کلمہ حق کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خصوصی شمارہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالی
خصوصی شمارے کا بھی بہت سا کام ہو چکا ہے (کلمہ باطل شمارہ ۹ ص ۹۶)

مگر اب تازہ شمارے میں کہتا ہے:

دیوبندیوں کی دھینگا مشتی کا حاصل مطالعہ راقم کے پاس محفوظ ہے جو ''مجموعہ رسائل مولانا حشمت علی لکھنوی'' (تخریج وحواشی) کی تکمیل کے بعد پیش کر دیا جائے گا جس سے یقینا ان کی طبعیت صاف ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالی
(کلمہ باطل شمارہ ۱۲ کا بیک ٹائٹل پیج کا اندرون والا صفحہ)

شمارہ ۹ میں کہا کہ رسائل شیر بیشہ کے بعد خصوصی شمارہ سیف حق کے جواب میں آئے گا مگر شمارہ ۱۲ میں کہتا ہے کہ ان رسائل کے بعد دیوبندیوں کی دھینگا مشتی آئے گی۔ تف ہے اس کذاب پر اس قدر حواس باختہ ہو چکا ہے کہ خود بھی پتہ نہیں ہوتا کہ لکھ کیا رہا ہوں؟

یہ بھی نوٹ کریں کہ شمارہ ۸ میں کہا کہ اگلا شمارہ خصوصی ہوگا مگر اگلے شمارے میں کہتا ہے کہ رسائل کے بعد شمارہ آئے گا یہ ایک اور مستقل جھوٹ پھر اس کے بھی دیکھیں پہلے کتاب کا نام لکھا ''مجموعہ رسائل شیر بیشہ اہل سنت'' اب لکھ رہا ہے ''مجموعہ رسائل مولانا حشمت علی لکھنوی'' یہی حرکت کسی اور سے سرزد ہوتی تو فورا جھٹ سے مضمون لکھ لیتا کہ نیا جھوٹ پہلے نام کوئی اور بتایا اب نام کوئی اور بتا رہا ہے۔

بہرحال ہم نے فی الحال میثم کے یہ دو جھوٹ پیش کئے اور بقول اجمل سنبھلی جب کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں لہذا حضرت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب اور علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کے بارے میں جو کہا اس کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔

پھر خان صاحب بریلوی کے حوالے سے گزر چکا کہ میثم داڑھی منڈا ہے اور ایسا آدمی مردود الشہادۃ ہوتا ہے لہذا اس باب میں میثم کی کسی بات کا اعتبار نہیں میثم دو عادل مسلمان گواہ لائے جو اس بات کی گواہی دیں کہ علامہ ساجد خان نقشبندی نے ایسا کچھ لکھا تھا اور لکھا بھی مفتی نجیب اللہ عمر صاحب کے بارے میں۔

یاد رہے کہ علامہ ساجد خان نقشبندی زبانی وتحریرا بھی اس بات کا اظہار کئی دفعہ کر چکے ہیں کہ ان کا کوئی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آفیشل پیج نہیں اور وہ کسی سوشل میڈیا تحریر پوسٹس وغیرہ کے ذمہ دار نہیں ان کے نام پر کئی لوگوں نے پیجز اور یوٹیوب چینلز بنائے ہوئے ہیں۔ان کی نام کی آئی ڈیز اور پیجز سے تو بعض اوقات سعید احمد چترور گڑھی مماتی کی ویڈیوز بھی شئیر ہوئی ہیں ایسے غیر معتبر ذرائع کو کس طرح یقینی طور پر ان کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟

# آخری بات

چلو مان لیا کہ بالفرض والمحال وہ سب کچھ علامہ صاحب ہی نے لکھا تھا اور یہ بھی مان لیا کہ مفتی نجیب اللہ عمر صاحب ہی کے بارے میں لکھا تھا تو اس میں تو زیادہ سے زیادہ انتظامی و مالی معاملات میں برا بھلا کہا گیا ہے ان کے عقیدے پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔

جبکہ دوسری طرف تیرے کنز العلما نے سعید اسعد کو نبوت کا منکر کہا تیرے خادم رضوی نے اس کو جماعت کا ٹکٹ نہیں دیا اور سعید اسعد نے تیرے کنز العلما کو ختم نبوت کا منکر کہا دونوں تیرے نزدیک ثقہ ہیں لہذا دونوں ایک دوسرے کے فتوے سے کافر اور جو ان کو مسلمان مانے جس میں تو بھی شامل ہے وہ بھی ایسا کافر کہ ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر۔اسی طرح خادم رضوی، پیر افضل قادری اور اشرف جلالی کی وہ لڑائیاں جو آج بھی نیٹ پر تحاریر و ویڈیوز کی صورت میں موجود ہیں ان سب کے باوجود بھی تو سعید اسعد کی گود میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے ان کے بارے میں تیرا کیا نظریہ ہے؟ جو جواب اور جو تاویل تو اس دھینگا مشتی اور کفر کفر کے بارے میں کرے گا وہی ہم ان دونوں حضرات کے بارے میں کرلیں گے تو ہماری فکر نہ کر اپنے ایمان کو ثابت کر۔نیز خان صاحب نے جو کئی فتوے تجھ پر لگائے اس کا جواب تیرا پیو دے گا؟ اس کی فکر کر پہلے۔۔۔۔

دوسروں کو چھوڑ اپنے میں غور کر کہ کتنے سوراخ ہیں اور کیسے ان سوراخوں کو بھروں گا۔

یہ مختصر جواب تیری ہذیانات کا ان شاءاللہ یار زندہ صحبت باقی۔۔۔۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

# میثم عباس رضوی کی بفتوای احمد رضا خان ملعون یہودیانہ شکل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1